سوال

(530)ایک ماہ کی طلاق کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا حکم ہے اس کی ایک طلاق کو جو ایک لفظ کے ساتھ محدود مدت کے لیے دی گئی، یعنی خاوند اپنی بیوی سے کہتا ہے: تجھے ایک ماہ کے لیے طلاق۔ کیا یہ طلاق واقع ہوجائے گی؟ اور کیا مرد گناہگار ہوگا اگر وہ مہینہ گزرنے سے پہلے بیوی کے پاس چلا جائے؟ معلوم رہے کہ وہ اس مدت میں اپنے خاوند کے گھر سے باہر نہیں نکلی۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہاں طلاق واقع ہوجائے گی اور یہ ایک رجعی طلاق ہوگی، یعنی مرد کو عدت کے اندر عورت کو واپس لینے کا حق ہوگا۔ طلاق وقت کے ساتھ محدود نہیں ہوتی، مثلاً: کوئی شخص کہے: تجھے ایک مہینہ یا ایک سال کے لیے طلاق، لہذا جب طلاق دے دی جائے گی تو وہ کسی وقت کے ساتھ محدود نہ ہوگی کہ اس وقت کے گزرنے سے طلاق ختم ہوجائے لیکن جب یہ طلاق تین سے نیچے اور بلا عوض ہو تو مرد کو یہ حق ہے کہ وہ اس کی عدت کے اندر اندر اس سے رجوع کرلے۔ (سعودی فتویٰ کمیٹی)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کےلیے صرف

صفحہ نمبر 477

محدث فتویٰ